

کپڑے سوڑ کر نماز پڑھنے کا حکم

مصنف

نبیرہ صدرا الشریعہ مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی امجدی
مدرس دارالعلوم امجدیہ

بیت اسلام و اہلسنت
برقی پبلشرز
لکھنؤ

کپڑے سوڑ کر نماز پڑھنے کا حکم

مصنف

نبیرہ صدر الشریعہ مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی امجدی
مدرس دارالعلوم امجدیہ

خادم اسلام و اہل سنت
کاتب و ناشر کراچی
بریل پبلشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ

استفتاء

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بسا اوقات شلوار لمبی ہو جاتی ہے تو بعض افراد کہتے ہیں اوپر سے گھر س لی جائے یا نیچے سے پانچوں کو موڑ دیا جائے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ لہذا اس مسئلہ کا صحیح حل احادیث و فقہ کی روشنی میں بالتفصیل مع حوالہ جات کتب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور عوام کی مشکل کو دور فرمائیں؟

سائل: محمد احترام الدین سی، پی، برار سوسائٹی کراچی

بِاسْمِهِ تَعَالٰی

الجواب: بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق و الصواب مذکورہ بالا سوال کی دو صورتیں ہیں (۱) ایک کپڑے کا ٹخنے کے نیچے تک لٹکانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں اسبال کہتے ہیں اور (۲) دوسری صورت کپڑے کا نیچے کی طرف سے گھر سنایا پانچ کی طرف سے موڑنا وغیرہ اسی طرح آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں کف ثوب کہتے ہیں حدیث اور فقہ کی رو سے یہ دونوں باتیں مکروہ تحریمی ہیں پہلی تکبر کے تو طور پر ہو تو مکروہ

تحریمی ہے اور دوسری مطلقاً مکروہ تحریمی ہے جسے درست کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہے۔ حوالے سے پہلے چند تمہیدی کلمات ذہن نشین کر لیں۔

جب آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں گویا بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہو رہے ہیں کہ جس بارگاہ سے بڑھ کر کوئی اور بارگاہ نہیں۔ اس لئے اس بارگاہ میں انتہائی ادب کے ساتھ آنا چاہیے یوں نہیں کہ معلوم ہو کوئی گنوار آرہا ہے۔ وہ ادب یہی ہے کہ لباس مناسب طریقہ سے پہنا ہوا ہو۔ اس کو ایک موٹی مثال سے یوں سمجھیں کہ آپ کسی افسر کی خدمت میں جاتے ہیں تو پہلے اپنے آپ کو ہر طرح سے درست اور ٹھیک ٹھاک کرتے ہیں اپنے بدن کے لباس کو ہر طریقہ سے سجاتے ہیں۔ آستین چڑھی ہوتی ہے تو اسے سیدھی کر لیتے ہیں۔ اور پانچے وغیرہ درست کرتے ہیں اور اگر شلوار کا ایک پانچا اوپر کو جا رہا ہو اور دوسرا نیچے کو تو اسے بھی ٹھیک کر لیتے ہیں۔ تو جب ایک دنیا کی بڑی بارگاہ کے لئے اس قدر اہتمام کرتے ہیں تو جو ساری بارگاہوں سے اونچی بارگاہ ہے اس بارگاہ میں جارہے ہیں تو اس سے زیادہ اہتمام ہونا چاہیے نہ کہ اس کے برخلاف بلکہ اس وقت کمال عاجزی اور انکساری ہونی چاہیے کیوں کہ اللہ کے محبوب سرکار کائنات، دونوں عالم کے مالک و مختار محمد مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ثم اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو بے شک وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اور خود رب

تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَ قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔ غرض آپ کی جو یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک طرف کا پائیچا اوپر ہوتا ہے اور دوسرا نیچے ہوتا ہے۔ کپڑوں میں شکن بھی ظاہر ہوتی ہے جسے آپ عام حالت میں بالکل پسند نہیں کرتے اور دوسری بات یہ کہ اتنی لمبی شلوار وغیرہ سلوانی ہی نہیں چاہیے کہ ٹخنے سے نیچے رہے کیوں کہ یہ صرف نماز کی حالت میں خرابی نہیں بلکہ عام حالت میں بھی اتنی ہی خرابی ہے جتنی نماز کی حالت میں ہے۔ کیوں کہ رسول اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ ہر حالت کو شامل ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

کپڑا ٹخنے سے نیچے کرنے کا وبال

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا سُفِّلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ۔ یعنی کپڑے کا جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہو گا وہ حصہ جہنم میں ہو گا (بخاری شریف ص ۲۸۶۰)۔

۲۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسَبِّلُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَةً بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ أَوْ الْفَاجِرِ (ابوداؤد ص ۵۶۵ ج ۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت

کے دن تین قسم کے لوگوں سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ اس کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے میں (ابو ذر) نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ بے شک وہ لوگ محروم و خاسر ہیں تین بار فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کون لوگ خائب و خاسر ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کپڑا ٹخنے کے نیچے لٹکانے والے اور احسان جملانے والے اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والے یا بدکار فاسق۔

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا۔ یعنی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنی ازار زمین پر گھسیٹے (اتنا نیچا کر لے کہ زمین سے لگے یا ٹخنے سے نیچے ہو)۔ (بخاری شریف ص ۸۶۱ ج ۲)

۴۔ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمَحَارِبٍ أَوْ ذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا۔ سیدنا شعبہ محارب سے اور وہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تکبر کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا تو میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا ازار کا ذکر فرمایا تو محارب نے کہا کہ نہ ازار کا ذکر فرمایا نہ قمیص کا۔ (بخاری شریف ص ۸۶۱ ج ۲) اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ ہر کپڑا خواہ وہ جبا ہو یا شلوار جو ٹخنے سے نیچے ہو گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِيفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اترتے ہوئے تہ بند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔ (بخاری شریف ص ۸۶۱ ج ۲)

۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدًا شَقِيَ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَسْتُ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خِيَلًا (بخاری شریف ص ۸۶۰ ج ۲)

یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

سیدنا صدیق اکبر ؓ نے اس فرمان عالی شان کو سنتے ہی عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میرا تہبند تو نیچے لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ جب میں اس کا خاص خیال رکھوں (ان کے شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور ﷺ نے فرمایا تم ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر لٹکاتے ہیں یعنی یہ وعید ان کے لئے ہے جو قصد تکبر کی نیت سے تہبند و شلوار وغیرہا نیچی رکھتے ہیں۔

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ اسبال (کپڑے ٹخنے سے نیچے لٹکانا)

کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) بطور تکبر (۲) بغیر تکبر۔

پہلی صورت حرام ہے اس میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے اور دوسری صورت مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل ازراہ تکبر نہ تھا کیونکہ ان کے شکم مبارک کی وجہ سے ازار نیچے سرک جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ نے فرمایا اَلَسْتُ مِنْ يَصْنَعُهُ، یعنی اے ابو بکر! تم تکبر اکبر اچھا نیچے کرنے والے نہیں ہو۔

یہ اسبال (کپڑاٹخنے سے بچا کرنا تہبند، قمیص، شلوار اور عمامہ سب میں ہے حدیث میں ہے۔

۷- عَنْ إِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلِإِسْبَالَ فِي
الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ
اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسبال تہبند، قمیص اور عمامہ سب میں سے جو
شخص تہبند، شلوار، قمیص، عمامہ میں کچھ بھی تکبر کے طور پر ٹخنے سے نیچے
کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا
(ابوداؤد ص ۲۶ ج ۵، سنن ماجہ)

۸- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ
 أَسْبَلَ إِرَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خِيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ فِي حِلِّ
 وَلَا حَرَامٍ (ابو داؤد ص ۹۳ ج ۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر کے طور پر تہبند کو لٹکائے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ملے اور نہ حرم میں۔

۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذْهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذْهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ (ابوداؤد ص ۱۷۹۳، ص ۲۵۶۵ ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو کا حکم دیا ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے نماز ادا کرے یعنی تہبند اتنا نیچے ہو کہ ٹخنے چھپ جائیں۔

اور وضو کا حکم اس لئے دیا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے اور وضو اس معصیت کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا (لمعات لشیخ عبدالحق محدث دہلوی) واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ

نہیں فرمایا کہ اوپر یا نیچے سے موڑ لو۔

الغرض پائینوں کا ٹخنے کے نیچے ہونا اگر تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ہے اور وہ حصہ بدن جہنم کی آگ سے نہ بج سکے گا اور اس میں نماز مکروہ تحریمی بھی ہوگی اور اگر تکبر کی نیت سے نہیں تو مستحق عذاب و عتاب نہیں اور نماز بھی مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے

کپڑے موڑنے کا حکم

اب تک تو پہلی قسم یعنی اسبال کا حکم تھا اب دوسری قسم یعنی کفِ ثوب کا حکم ملاحظہ کریں اس کا لغوی معنی کپڑا موڑنا، جمع کرنا، ضم کرنا، ملانا کے ہیں کَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَلْكِفَاةَ بِمَعْنَى الْكَفِ

(عینی ص ۹۰ ج ۶)

لیکن اصطلاح شرح میں کپڑے کا موڑنا اور سجدہ میں جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا ہے۔ یہ فعل کپڑے کا ٹخنوں کے نیچے بغیر تکبر کی نیت ہونے سے زیادہ قبیح و نقصان دہ ہے کہ پہلی صورت میں یعنی کپڑا بغیر تکبر کی نیت کے ٹخنے سے نیچے رہنے میں نماز مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہوگی اور کفِ ثوب کی صورت میں خواہ نیچے یا پانچے کی طرف سے موڑے اور اسی طرح آدھی کلائی سے زیادہ آستین وغیرہ موڑنے یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفِ ثوب کے سلسلے میں مطلق ارشاد فرمایا کسی قسم کی وجہ ارشاد نہیں فرمائی بخلاف اسبال کے کہ وہاں مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ بھی ارشاد فرمائی کہ اگر خُيَلَاءَ یعنی تکبر کی نیت سے

ہو تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ اور وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

اس سے قبل نو حدیثیں ذکر کی جا چکی ہیں۔ مزید ملاحظہ فرمائیں امام بخاری نے بخاری شریف میں خاص اسی مسئلہ کے لئے ایک باب، باب لَا يَكْفُ ثَوْبُهُ فِي الصَّلَاةِ، کے عنوان سے مقرر فرمایا امام بخاری نے اس باب کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی

۱۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكْفَأُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا (بخاری ص ۱۱۳ ج ۱، مسلم ص ۱۹۳ ج ۱، الترمذی ص ۶۶ ج ۱) وَقَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں (منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پٹے) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ موڑوں۔

اس حدیث کے تحت اپنے وقت کے عظیم المرتبت محدث شارح بخاری علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ رَأَى أَبُو رَافِعٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيُ وَقَدْ غَرَزَ ضَفِيرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغَرَزَ ضَفِيرَتِهِ وَفِي الْمَعْرِفَةِ رَوَيْنَا فِي الْحَدِيثِ الثَّابِتِ

(عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيُ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَأَيْهِ فَقَامَ وَرَأَى فَجَعَلَ يَحْلُهُ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا كَمَثَلِ الذِّئْبِ يُصَلِّيُ وَهُوَ مَكْتُوفٌ) فَدَلَّ الْحَدِيثُ عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ وَهُوَ مَعْقُوصُ الشَّعْرِ وَلَا عَقْصُهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَالْعَقْصُ أَنْ يَجْمَعَ شَعْرَهُ عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ وَيَشْدَهُ بِخَيْطٍ أَوْ بَصْمَعٍ لِيَتَلَبَّدَ وَتَتَفَقَّ الْجُمْهُورُ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ النَّهْيَ لِكُلِّ مَنْ يُصَلِّي كَذَلِكَ سِوَاءَ تَعَمُّدِهِ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَانَ كَذَلِكَ قَبْلَهَا لِمَعْنَى آخَرَ (ص ۹۱ ج ۶، ابو داؤد ص ۹۴ ج ۱)

یعنی ابو داؤد کے نزدیک کف ثوب کے مکروہ تحریمی ہونے میں بہت بہترین سند سے ایک روایت ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابو رافع صحابی رسول اللہ ﷺ نے امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زلفوں کو اپنی گردن پر جوڑا بنائے ہوئے نماز ادا کر رہے ہیں تو ابو رافع نے اسے کھول دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ یہ جوڑا شیطان کی مقعد ہے اور معرفہ میں ہم نے ثابت کیا کی حدیث بیان کی ہے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ اپنے بال کا جوڑا بنائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جوڑا کھولنے لگے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ یہ شیطان کی مقعد ہے پس یہ حدیث اس حالت میں نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کرتی

ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کیا جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور عقص کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کپڑے کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھ دیا جائے یا گوند سے چپکا دیا جائے۔ علمائے جمہور کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا منع فرمانا ہر اس نمازی کیلئے ہے جو اس طرح نماز پڑھے خواہ وہ جان بوجھ کر نماز ہی کیلئے ایسا کرے یا پہلے ہی سے ایسا کیئے ہوئے ہو پس اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ کف ثوب اور کف شعر دونوں سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدادہ ہوتی ہے۔

﴿اقوال فقہا و صالحین کرام﴾

انہیں احادیث کریمہ کی روشنی میں تمام فقہائے کرام نے کف ثوب، کف شعر اور اسبال مع تکبر (کپڑا بہ نیت تکبر ٹخنے سے نیچے لٹکانا) کو مکروہ تحریمی فرمایا ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدادہ ہوتی ہے۔

۱۔ در مختار میں ہے وَ كَرِهَ كَفَّهُ أَيْ رَفَعَهُ وَ لَوْ لَتَرَابٍ كَمُسْتَمِرِّكُمْ أَوْ ذَيْلٍ أَوْ اس کے تحت علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں أَيْ كَمَا لَوْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَ هُوَ مُسْتَمِرُّ كَفِّهِ أَوْ ذَيْلِهِ وَ أَشَارَ بِذَلِكَ إِلَى أَنَّ الْكَرَاهَةَ لَا تَخْتَصُّ بِالْكَفِّ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ (ص ۵۹۸ ج ۱) اور کف ثوب مکروہ ہے یعنی کپڑے کا اٹھانا اگرچہ کپڑا مٹی سے بچانے کیلئے ہو جیسے آستین اور دامن موڑنا اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہو کہ اس کی آستین یا اسکا دامن موڑا ہوا تھا جب بھی مکروہ ہے اور اس قول سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا حالت نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دوران نماز ہو سب صورتوں میں مکروہ ہے۔

۲۔ جوہرہ نیرہ میں ہے وَ لَا يَكْفُ ثَوْبُهُ وَ هُوَ أَنْ يَرْفَعَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَوْ مِنْ خَلْفِهِ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكْفُ ثَوْبًا وَ لَا أَعْقُصُ شَعْرًا اور اپنے کپڑے کو نہ موڑے اور کف ثوب یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت اپنے سامنے سے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھائے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں کپڑے اور بال کو نہ سمیٹوں۔ (ص ۸۱ ج ۱)

۳۔ صغیری شرح منية المصلى میں ہے وَ يَكْرَهُ أَنْ يُلْفَ ثَوْبُهُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ بِعَمَلٍ قَلِيلٍ بِأَنْ يَرْفَعَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَوْ مِنْ خَلْفِهِ عِنْدَ السُّجُودِ أَوْ يَدْخُلَ فِيهَا وَ هُوَ مَكُوفٌ كَمَا إِذَا دَخَلَ وَ هُوَ مُسْتَمِرُّ الْكُمِّ وَ الذَّيْلِ أَوْ أَنْ يَرْفَعَهُ كَيْلَا يَتَتَرَّبَ (ص ۱۸۹) نماز کی حالت میں تھوڑے عمل سے اپنا کپڑا الپیٹے اس طرح کہ اپنے سامنے یا پیچھے سے سجدہ کرتے وقت اٹھائے یا کپڑا الپیٹے ہوئے نماز شروع کرے مثلاً آستین موڑے ہوئے یا مٹی سے بچانے کے لئے کپڑا اٹھائے یہ سب مکروہ ہے۔

۴۔ عالمگیری میں ہے يَكْرَهُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَعْثَبَ بِثَوْبِهِ أَوْ لَحِيَّتِهِ أَوْ جَسَدِهِ وَ أَنْ يَكْفُ ثَوْبَهُ بِأَنْ يَرْفَعَهُ ثَوْبَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَوْ مِنْ خَلْفِهِ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ كَذَا فِي مِعْرَاجِ الدَّرَايَةِ (ص ۱۰۵ ج ۱) نمازی کو اپنے کپڑے یا داڑھی یا بدن سے کھیلنا مکروہ ہے اور کپڑے کو سمیٹنا بھی مکروہ ہے اس طرح کہ سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے سے اپنا کپڑا

ثوب سے نماز مکروہ تحریمی ہونی چاہئے؟

جواب ۱: بظاہر تو مطلقاً آستین موڑنا کفِ ثوب ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوتی مگر علامہ ابن عابدین شامی نے یہ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ نصف کلائی سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور نصف کلائی یا اس سے اوپر تک آستین مڑی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے علامہ شامی نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ عام طور پر وضو کرنے کے بعد بے توجہی و لاپرواہی کی وجہ سے آستین تھوڑی مڑی رہ جاتی ہے لہذا التلاء عام (عموم بلوی) کی وجہ سے کراہت میں تخفیف ہے۔

سوال ۲: عقص کے معنی بالوں یا کپڑوں کو سمیٹ کر یا اکٹھا کر کے کسی چیز سے باندھنا ہے جبکہ موڑنے اور گھرنے میں یہ بات نہیں ہوتی لہذا اس میں کف نہیں ہونا چاہئے؟

جواب ۲: ادنیٰ سی عقل رکھنے والا آدمی جانتا ہے کہ باندھنے کا مقصد کیا ہوتا ہے یہی ہوتا ہے کہ اس کو کسی بھی طریقے سے روکا جائے تو یہاں بھی ازار بند کے ذریعے روکتے ہیں اور پائے کف وغیرہ کی وجہ سے رک جاتے ہیں۔

سوال ۳: بعض علماء و عوام اس بات کے قائل ہیں کہ یہ امر اگر نماز کی حالت (اندرون نماز) میں کیا جائے تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوگی؟

جواب ۳: اس قسم کا قول کرنے والے سخت غلطی پر ہیں اور عوام الناس کو گمراہی میں مبتلاء کرنا ہے مخاری شریف کی مذکورہ حدیث کے تحت علامہ بدر الدین عینی تحریر فرماتے ہیں فَإِنَّ الْجُمْهُورَ كَرَهُوا ذَلِكَ لِلْمُصَلِّيِّ

اٹھائے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ کپڑا سمیٹنا خواہ نماز میں سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے کا کپڑا سمیٹے یا نماز میں اس طرح داخل ہوا کہ اس کا دامن یا آستین مڑی ہوئی تھی یا مٹی سے بچانے کی غرض سے اٹھائے سب مکروہ ہے اور فقہائے کرام مطلقاً مکروہ بول کر مکروہ تحریمی مراد لیتے ہیں۔

۵۔ ہدایۃ اور تبیین الحقائق میں ہے وَ لَا يَكْفُ ثَوْبُهُ لِأَنَّهُ نَوْعٌ تَجْبِرُ (ہدایہ ص ۱۰۱ ج ۱، تبیین ص ۱۶۴ ج ۱) اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے کیونکہ یہ غرور و تکبر کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ یعنی اللہ کے حضور ادب اور عاجزی سے کھڑے ہو۔ ان احادیث اور فقہ کی عبارتوں سے تمام مسلمانوں کو عبرت حاصل

کرنی چاہئے اور اپنی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے اور جو نمازیں اس کیفیت کے ساتھ ادا کی گئیں سب کو دوبارہ ادا کریں اور نام نہاد مسلمانوں اور مفتیوں اور مولویوں کے لئے بھی عبرت کا عظیم مقام ہے اور خواہ مخواہ اُن کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ تمام ائمہ مساجد سے درخواست ہے کہ اس پر خود بھی عمل کریں اور اپنے مقتدیوں کو بھی عمل کی تلقین فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اعتراضات

سوال ۱: اگر آستین آدھی کلائی سے کم مڑی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور آدھی کلائی یا اس سے زائد مڑی ہو تو مکروہ تحریمی حالانکہ مطلقاً کف

سَوَاءَ فَعَلَهُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهَا وَ عَنِ الْحَسَنِ
الْبَصْرِيِّ وَجُوبُ الْإِعَادَةِ فِيهِ (ص ۹۱ ج ۶)

یعنی جمہور علماء نے کف ثوب و شعر کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے خواہ یہ عمل
اس کا نماز کے اندر ہو یا نماز شروع کرنے سے پہلے۔ حضرت امام حسن بصری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس طرح نماز ادا کرنے میں دوبارہ پڑھنا

لازم و ضروری ہو جاتا ہے بلکہ اس کے کچھ بعد تحریر فرماتے ہیں فَدَلَّ

الْحَدِيثُ عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ وَ هُوَ مَعْقُوصُ الشَّعْرِ وَ لَا عَقْصُهُ وَ

هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَ الْعَقْصُ أَنْ يَجْمَعَ شَعْرَةً عَلَى

وَسْطِ رَأْسِهِ وَ يَشْدَهُ بِخَيْطٍ أَوْ بَصْنَعٍ لِيَتَلَبَّدَ (ص ۹۱ ج ۶) پس

یہ حدیث کپڑا یا بال موڑ کر نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے اور اگر

یہ کام نماز کے اندر کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ عقص کے معنی

اپنے کپڑوں یا بالوں کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھنا یا گوند سے چپکانا

کے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی فقہی عبارتیں اور حدیثیں پہلے بھی ذکر

ہو چکی ہیں جو اس کے کف ثوب ہونے پر واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں۔

طوالت کی وجہ سے مزید ذکر کی حاجت نہیں۔

﴿تَمَّتْ بِالْخَيْرِ﴾ بِرَوْفِ اللَّهِ تَعَالَى وَ عَزَّ وَ جَلَّ

فقیر محتاج (المصطفیٰ قادری) (محضی)